مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

تحفۃ الفقہ

باب الاعتکاف

تالیف

مفتی اُسامہ صاحب ڈینڈروَلوی

استاذ حدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدّین ڈابھیل

ادارۂ نعمان بن ثابت ڈابھیل

فہرست مضامین

۷	**تعریف**	❁
=	اعتکاف کے لغوی وشرعی معنی..............................	❁
=	**اعتکاف کی جگہ**	❁
=	اعتکاف کے لیے سب سے افضل وبہتر جگہ.....................	❁
۸	جہاں پنج وقتہ نماز با جماعت نہ ہو..............................	❁
=	جماعت خانے میں اعتکاف کرنا................................	❁
۹	عورت کے لیے اعتکاف کی جگہ...............................	❁
=	عورت کا دوسرے کمرے میں یا گھر کے صحن میں نکلنا..............	❁
=	**اعتکاف کی اقسام**	❁
=	(۱) **واجب اعتکاف:** اور وہ نذر کا اعتکاف ہے................	❁
۱۰	نذر کے لیے زبان سے یہ الفاظ بولنا ضروری ہے..............	❁
=	واجب اعتکاف کی مقدار اور شرط...........................	❁
=	(۲) **سنت مؤکدہ علی الکفایہ:** یہ رمضان کے آخری عشرہ کا ہے....	❁

۞	علی الکفایہ کا مطلب....................................	۱۰
۞	بستی کی ہر مسجد میں اعتکاف ضروری ہے یا ایک میں کافی ہے؟.....	=
۞	مسنون اعتکاف کا ابتدائی وقت............................	۱۱
	(۳) مستحب/نفل اعتکاف: اور یہ ایک گھڑی کا بھی ہوسکتا ہے....	=
۞	**اعتکاف کی شرطیں**	۱۱
۞	اور یہ چھ ہیں..	=
۞	اس میں بلوغ شرط نہیں، تاہم نابالغ کا اعتکاف نفل ہوگا.........	۱۲
۞	**جن سے اعتکاف فاسد ہوتا ہے اور جن سے نہیں ہوتا**	=
۞	بیوی سے ہم بستری کرنا(۱)..................................	=
۞	دل لگی اور بوس و کنار سے انزال ہوجانا(۲)....................	=
۞	محض بدنظری سے انزال ہوجانا(۳)...........................	=
۞	عورت کو حیض آنا(۴)......................................	۱۳
۞	احتلام ہونا(۵)..	=
۞	بیہوشی طاری ہونا(۶)......................................	=
۞	کسی کے دھکا دینے سے یا بھول سے باہر نکل جانا(۷)...........	=
۞	حقہ، بیڑی کے لیے نکلنا(۸)................................	=
۞	نفل وضو یا غسلِ جمعہ کے لیے نکلنا(۹)........................	۱۴

۞	غسلِ نظافت وٹھنڈک کے لیے نکلنا(۱۰)....................	۱۴
۞	استنجاء کے ضمن میں غسل کر لینا(۱۰).........................	=
۞	اذان دینے کے لیے نکلنا اس میں ضابطہ یہ ہے کہ(۱۱).........	=
۞	ریح خارج کرنے کے لیے نکلنا(۱۲).........................	۱۵
۞	کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کے لیے نکلنا(۱۳).	=
۞	مسجد کا بیت الخلاء چھوڑ کر استنجاء کے لیے گھر جانا(۱۴)...........	۱۶
۞	استنجاء کے بعد استبراء کے لیے ٹہلنا(۱۵)......................	=
۞	بیت الخلاء خالی ہونے کا انتظار کرنا(۱۶)......................	=
۞	منجن ومسواک کے لیے مستقلاً نکلنا(۱۷)......................	=
۞	نماز جنازہ کے لیے نکلنا(۱۸)..............................	=
۞	استنجاء کے لیے آتے جاتے کسی سے بات کرنا(۱۹)..............	۱۷
۞	کھانا لانے کے لیے باہر نکلنا(۲۰).........................	=
۞	حرم کے معتکف کا کھانے کے لیے باہر صحن یا ہوٹل میں جانا(۲۱).....	=
۞	مسجد کی چھت پر چڑھنا(۲۲).............................	=
۞	مسجد کے صحن میں آنا(۲۳).............................	=
۞	معتکف کا پلنگ پر سونا(۲۴)............................	۱۸
۞	جمعہ پڑھنے کے لیے جامع مسجد جانا(۲۵)..................	=

❁	دیہاتی کا شہر میں جمعہ پڑھنے کے لیے جانا(۲۵)...............	۱۸
❁	مریض کا ڈاکٹر کو دکھانے کے لیے جانا(۲۶)..................	=
❁	الیکشن میں ووٹ دینے کے لیے نکلنا(۲۷)..................	۱۹
❁	نمازِ جنازہ یا غسلِ میت کے لیے نکلنا(۲۸)..................	=
❁	گواہی دینے یا مقدمے میں پیشی کے لیے عدالت جانا(۲۸)......	=
❁	قریبی رشتے دار کے انتقال پر نکلنا(۲۸)....................	=
❁	کسی ڈوبتے یا گرتے کو بچانے کے لیے نکلنا(۲۸).............	=
❁	جان یا مال کے خطرے کے وقت دوسری مسجد منتقل ہونا(۲۹)......	=
❁	جس کے بدن سے بدبو آتی ہو اس کا اعتکاف کرنا(۳۰)..........	=
❁	**بوقت اعتکاف کسی کام سے نکلنے کا استثناء کرنا**	۲۰
❁	یہ استثناء صحیح ہے مگر شرط یہ ہے کہ...........................	=
❁	مسنون اعتکاف میں یہ نیت اس کو نفل میں متغیر کر دیتی ہے........	=
❁	**وہ چیزیں جو اعتکاف میں مکروہ ہیں اور جو مکروہ نہیں**	۲۱
❁	اعتکاف میں خاموش رہنا..................................	=
❁	عقدِ تجارت کرنا......ضرورت کی اشیاء خریدنا.................	=
❁	کسی کا علاج کرنا......مطب کھولنا..........................	۲۲
❁	مسجد میں سر دھونا........کنگھی کرنا.....ناخن کاٹنا............	=

۞	مسجد میں تمبا کو کھانا....................................	۲۲
۞	اعتکاف میں موبائل کا استعمال................................	۲۳
۞	**منذور اعتکاف کی باعتبار رات اور دن مختلف صورتیں**	=
۞	تنہا دن کی نیت کرنا....تنہا رات کی نیت کرنا................	۲۳
۞	واحد اور جمع کے صیغے کی وجہ سے حکم کا فرق.....................	=
۞	**اعتکاف کی قضا**	۲۵
۞	اعتکاف مثل نماز کے شفعہ کے ہے..............................	=
۞	پورے عشرے کی قضا لازم ہوگی یا ایک دن کی؟ مفتی بہ قول.......	=
۞	منذور اعتکاف کی قضا میں یہ تفصیل ہے..........................	۲۶
۞	**قضا کا طریقہ**..	۲۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعتکاف کا بیان

تعریف:

اعتکاف کے لغوی معنی: ٹھہر جانے ؛ اور خود کو روک لینے کے ہیں، نیز مادہ عکف کے ایک معنی ہیں: کسی کی طرف اس قدر توجہ کرنا کہ چہرہ بھی نہ ہٹے۔ گویا معتکف اپنے عمل سے عشق حقیقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہتا ہے:

پھیر لوں رخ پھیر لوں ہر ماسوا سے پھیر لوں
میں رہوں اور سامنے بس روئے جاناں رہے
بت مجھے مائل کریں میں ان سے روگرداں رہوں
کعبہ آگے ہو میرے پیچھے صنم خانہ رہے

اور شرع شریف میں اعتکاف کہتے ہیں: مسجد میں عبادت کی نیت سے ٹھہرنا۔

اعتکاف کی جگہ

اعتکاف کے لئے سب سے بہتر جگہ مسجد حرام ہے، پھر مسجد نبوی، پھر مسجد اقصی،

پھر شہر کی جامع مسجد، پھر وہ مسجد جس میں نمازی زیادہ آتے ہوں، پھر اپنے محلہ کی مسجد۔

جس مسجد میں پانچوں وقتوں کی نماز جماعت سے نہ ہو اس میں اعتکاف صحیح نہیں

یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ہے امام ابن الہمام نے اس کی تصحیح کی ہے، جب کہ صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک ہر مسجد میں اعتکاف جائز ہے خواہ پانچوں وقت کی جماعت ہوتی ہو یا نہ ہوتی ہو، امام طحاوی اور قاضی خاں وغیرہ نے اسی کو ختیار کیا ہے اور {وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ} میں اطلاقِ مساجد سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، خیر رملی فرماتے ہیں اِس قول میں آسانی ہے خاص طور پر ہمارے زمانہ میں، پس یہ لائق اعتناء ہے۔ وفي الهداية عن أبي حنيفة: أنه لا يصح إلا في مسجد يصلى فيه الصلوات الخمس، لأنه عبادة انتظار الصلاة فيختص بمكان تؤدى فيه؛ وصححه الكمال وعن الإمامين يصح في كل مسجد. وصححه السروجي، وهو اختيار الطحاوي، وقال الخير الرملي: وهو أيسر، خصوصاً في زماننا، فينبغي أن يعول عليه. اهـ (اللباب: ١٦٣) وطلق فى المسجد فأفاد أن الاعتكاف يصح فى كل مسجد وصححه فى غاية البيان لاطلاق قوله تعالى {وانتم عاكفون فى المساجد} وصححه قاضيخان الخ (البحر الرائق: ٥٢٦/٢)

اور اگر مسجد شرعی نہ ہو بلکہ محض جماعت خانہ ہو جیسا کہ بعض شہروں میں ایسا ہوتا ہے تو اس میں اعتکاف صحیح نہ ہوگا۔ تاہم اگر وہاں قریب میں کوئی مسجد نہ ہو اور اس جماعت خانے میں پنج گانہ اور جمعہ وعیدین کی بھی نماز ہوتی ہو تو اس میں گنجائش معلوم ہوتی ہے جیسا کہ عورت کے لیے فقہاء نے ''مسجد بیت'' کو مسجد

کے حکم میں قرار دیا ہے۔

عورت کے لیے اعتکاف کی جگہ:

عورت کے لیے مسجد میں اعتکاف مکروہ ہے، اس کو اپنے گھر کی مسجد میں یعنی جہاں نماز کے لیے پہلے سے کوئی جگہ متعین ہو وہاں اعتکاف کرنا چاہئے، اگر نماز کے لئے کوئی جگہ متعین نہ ہو تو اعتکاف کرتے وقت کوئی خاص جگہ/کمرہ متعین کر لے اور اسی میں اعتکاف کرے تو صحیح ہے، اب وہ کمرہ اس کے لیے مسجد کا حکم رکھے گا اس پورے کمرے میں جہاں چاہے گھوم پھر سکتی ہے، البتہ (بلا ضرورت معتبرہ) اس کمرے سے دوسرے کمرے میں یا گھر کے صحن میں نکلے گی تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

(أو) لبث (امرأة في مسجد بيتها) ويكره في المسجد، ولا يصح في غير موضع صلاتها من بيتها كما إذا لم يكن فيه مسجد. (الدر المختار) (قوله كما إذا لم يكن فيه مسجد) أي مسجد بيت وينبغي أنه لو أعدته للصلاة عند إرادة الاعتكاف أن يصح. (رد المحتار: ۲/ ۴۴۱)

اعتکاف کی اقسام

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں:

①**واجب اعتکاف:** وہ نذر کا عتکاف ہے اور نذر یں دو ہیں: نذر مشروط اور نذر غیر مشروط۔ نذر مشروط یہ ہے کہ: آدمی کہے کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا یا بیماری سے صحت ہو گئی تو میں اعتکاف کروں گا، تو کام ہو جانے پر اعتکاف واجب ہو گا، اس کو نذر معلق بھی کہتے ہیں۔ اور نذر غیر مشروط یہ ہے کہ: کسی شرط پر

معلق کئے بغیر اللہ کے لئے اعتکاف کی منت مانے، یہ اعتکاف بھی واجب ہے اس کو نذر منجز (معین) بھی کہتے ہیں۔

نذر کے لیے زبان سے للہ علی (اللہ کے لئے مجھ پر واجب ہے) یا میں منت مانتا ہوں وغیرہ الفاظ (خواہ کسی بھی زبان میں ہو) بولنا واجب ہے، محض دل میں نیت کرنے سے منت ثابت نہیں ہوتی واجب بالنذر بلسانه فلا يكفي لا يجابه النية.(ردالمحتار:۳/۴۳۰)

اورواجب اعتکاف کم از کم ایک دن کا ہونا ضروری ہے اس سے کم جائز نہیں اور اس میں روزہ شرط ہے خواہ روزے کی منت مانی ہو یا نہ مانی ہو، بغیر روزہ کے اعتکاف صحیح نہ ہوگا، اگر رمضان کے مہینے میں منت مانی ہے تو رمضان کا روزہ کافی ہوجائے گا۔ والحاصل:أنه يم يصح لعدم استيعاب النهار بالاعتكاف، وعدم استيعابه بالصوم الواجب وبه علم أن الشرط واجب بنذر الاعتكاف.(ردالمحتار:۳/۴۳۰-۴۳۳)

۲ سنت مؤکدہ علی الکفایہ: یہ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف ہے۔اور علی الکفایہ کا مطلب ہے اگر ایک آدمی نے بھی (خواہ وہ مقامی ہو یا غیر مقامی) اعتکاف کرلیا تو سارے محلہ کی طرف سے سنت ادا ہوجائے گی، اور علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ کی تحقیق ہے کہ پوری بستی اور شہر والوں کی طرف سے سنت ادا ہوجائے گی اگر چہ اس بستی میں مختلف محلے اور مساجد ہوں، یعنی سب مسجدوں میں اعتکاف ضروری نہیں، ایک میں کافی ہے (الإنصاف في حكم الاعتكاف :١٦٢) (تاہم احتیاط یہ ہے کہ ہر مسجد میں اعتکاف ہو) اور اگر کوئی بھی اعتکاف نہ

کرے تو سب پر ترک سنت کا وبال آئے گا۔

اس اعتکاف میں بھی روزہ شرط ہے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص ایسا ہے جو کسی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا تو اس کا اعتکاف سنت کی ادائیگی کے لئے کافی نہ ہوگا۔

و مقتضى ذالك أن الصوم شرطا أيضا في الاعتكاف المسنون لأنه مقدر بالعشر الأخير حتى لو اعتكفه بلاصوم لمرض أو سفر ينبغي أن لا يصح عنه بل يكون نفلا فلاتحصل به إقامة سنة الكفاية. (ردالمحتار: ۳/ ۴۳۱)

اس اعتکاف کی ابتدا اکیسویں شب سے ہوتی ہے پس معتکف کو چاہئے کہ رمضان کی بیسویں تاریخ کو سورج ڈوبنے سے پہلے مسجد میں پہنچ جائے اور عید کا چاند ہوجانے تک مسجد میں رہے۔

③ **مستحب/نفل اعتکاف:** مذکورہ دوا عتکاف کے علاوہ جو بھی اعتکاف ہے وہ مستحب ہے، اس میں روزہ شرط نہیں ،اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک وقت کی بھی تحدید نہیں ایک گھڑی کا بھی اعتکاف صحیح ہے،فتویٰ اسی پر ہے ،لہٰذا جب بھی مسجد میں جانا ہو اعتکاف کی نیت کر لینی چاہیئے تاکہ اعتکاف کا ثواب مل جائے ،پھر جب باہر آجائے گا تو یہ اعتکاف خودبخود ختم ہوجائے گا۔ و أقله نفلا ساعة من ليل أو نهار عند محمد وهو ظاهر الرواية عن الامام لبناء النفل على المسامحة وبه يفتى. (الدر المختار: ۳/ ۴۳۳)

اعتکاف کی شرطیں

① مسلمان ہونا۔

② عاقل ہونا (یعنی پاگل نہ ہونا)

③ جنابت اور حیض نفاس سے پاک ہونا۔

④ واجب اور مسنون اعتکاف کے لئے روزہ رکھنا۔

⑤ مرد کا مسجد میں اعتکاف کرنا۔

⑥ نیت کرنا (دل کی نیت کافی ہے زبان سے کہنا ضروری نہیں، البتہ کہہ لے تو بہتر ہے)

وضاحت: اعتکاف میں بالغ ہونا ضروری نہیں، قریب البلوغ اور سمجھدار بچہ بھی اعتکاف کرسکتا ہے وأما البلوغ فليس بشرط لصحة الاعتكاف فيصح من الصبی العاقل. (هنديه: ۱/۲۱۱) لیکن یاد رہے کہ نا بالغ کا اعتکاف نفل ہوگا رمضان میں سنت علی الکفایہ کی طرف سے کافی نہ ہوگا۔ (فتاوی رحیمیه)

جن چیزوں سے اعتکاف فاسد ہوتا ہے اور جن سے نہیں ہوتا

① بیوی سے ہم بستری کرے تو اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔ (الدرالمختار: ۳/۴۴۲)

② بیوی سے دل لگی اور بوس و کنار سے انزال ہوگیا تو اعتکاف فاسد ہوجائے گا اور اگر انزال نہیں ہوا تو فاسد نہ ہوگا، البتہ حالت اعتکاف میں ایسا کرنا حرام ہے۔ (۱)

③ محض بدنظری سے انزال ہوا تو اعتکاف فاسد ہونہ ہوگا، تاہم یہ سخت گناہ

ہے۔(۲)

(۱ - ۲) (و) بطل (بإنزال بقبلة أو لمس) أو تفخيذ ولو لم ينزل لم يبطل وإن حرم الكل لعدم الحرج ولا يبطل بإنزال بفكر أو نظر. (الدر المختار علی هامش رد المحتار: ۲/۴۵۰)

④ عورت کو حیض آ گیا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا (بعد میں روزے کے ساتھ ایک دن کی قضا کر لے) (هندية: ۱/۲۱۳)

⑤ احتلام ہوا (یعنی نیند میں منی خارج ہوئی) تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ (ایضاً)

⑥ بیہوشی جب ایک دن سے زیادہ ہو جائے تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ (رد المحتار: ۳/۴۴۳)

⑦ مسجد سے بلا ضرورت باہر نکلے تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا، خواہ بھول سے نکلا ہو یا کسی نے دھکا دیا ہو (ضرورت طبعی جیسے پیشاب پاخانہ، یا ضرورت شرعی جیسے غسل جنابت اور وضو وغیرہ کے لیے نکل سکتا ہے) فإن خرج ساعة بلا عذر فسد لوجود المنافي...وأراد بالعذر مايغلب وقوعه كالمواضع اللتي قدمها وإلالو أريد مطلقه لكان الخروج ناسيا أو مكرها غير مفسد لكونه عذرا وليس كذالك بل هو مفسد كما صرحوا به. (البحر الرائق: ۲/۵۲۹)

⑧ حقہ، بیڑی کے لئے مستقلاً نہ نکلے، استنجا کے لئے جب نکلے تو اس وقت یہ ضرورت پوری کر لے، لیکن اگر مجبور ہو جائے اور طبیعت خراب ہونے کا خوف ہو تو

اس کے لیے بھی نکل سکتا ہے کہ ایسی اضطراری حالت میں یہ طبعی ضرورت میں شمار ہوگا اور مفسد اعتکاف نہ ہوگا۔فتاویٰ رشیدیہ میں ہے کہ:''معتکف کو جائز ہے کہ بعد نماز مغرب مسجد سے باہر جا کر حقہ پی کر اور کلی کر کے بو زائل کر کے مسجد میں چلا آئے''۔(رحیمیه:۲۰۲/۵، رشیدیه، کامل: ۴۶۱)

⑨ نفل وضو کے لئے نکلنا جائز ہے، اور غسل جمعہ کے متعلق فقہاء کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک اس کے لئے نکلنا جائز نہیں، مفسد اعتکاف ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ جائز ہے۔(دلائل کے لئے أحسن الفتاوىٰ ملاحظہ فرمائیں)

⑩ لیکن غسل نظافت وٹھنڈک کے لئے نکلنا بالاتفاق جائز نہیں، اگر ضرورت زیادہ ہو تو مسجد میں کوئی بڑا برتن رکھ کر اس میں بیٹھ کر نہالے اس طور پر کہ مستعمل پانی مسجد میں نہ گرنے پائے، یا تولیہ بھگو کر نچوڑ کر بدن پر ملے، متعدد بار ایسا کرنے سے بدن صاف ہو جائے گا اور ٹھنڈک بھی حاصل ہو جائے گی۔

اسی طرح جب استنجا کے لئے نکلے (اور استنجا جانا واقعی ہو حیلہ نہ ہو) تو واپسی میں (بلا تاخیر) نہا کر آئے تو بھی گنجائش ہے۔(مستفاد: أحسن الفتاوىٰ:۴/ ۵۰۷-۵۱۲، تحفة الألمعي:۱۸۲/۳)

⑪ اذان دینے کے لئے نکلنا جائز ہے، اگر چہ غیر معتکف موجود ہو اور اذان کے لئے مسجد سے باہر جانا پڑے۔ولو صعد المئذنة لم يفسد بلا خلاف وإن كان باب المئذنة خارج المسجد...والمؤذن وغيره فيه سواء.(هنديه: ۲۱۲/۱)

اس میں قاعدہ ہے کہ ہر وہ عبادت جس کا تعلق مسجد سے ہو وہ حوائج شرعیہ میں داخل ہے،اس کے لئے نکلنا جائز ہے اگر چہ وہ نفل ہو جیسا کہ جزئیات سے واضح ہے۔

⑫ریح خارج کرنے کے لیے نکلنے میں اختلاف ہے ،بعض نے کہا مسجد ہی میں خارج کرلے کہ معتکف کے لیے یہ معاف ہے،جب کہ بعض نے کہا اس کے لیے مسجد سے باہر نکلے،مسجد میں یہ مناسب نہیں،جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بد بو والی چیز کھا کر مسجد میں آنے سے منع فرمایا کہ اس سے ملائکہ کو تکلیف ہوتی ہے؛یہی قول اصح ہے(یہاں بطور تطبیق کے کہا جا سکتا ہے کہ ریاح بدبودار خارج ہوتی ہو تو باہر نکلے،ورنہ مسجد میں اخراج کی گنجائش ہوگی،مؤلف)

وكذا لا يخرج فيه الريح من الدبر كما في الأشباه.واختلف فيه السلف؛فقيل لا بأس،وقيل يخرج إذا احتاج إليه،وهو الأصح حموي عن شرح الجامع الصغير للتمرتاشي.(ردالمحتار: ٤٥٦/١)

عن جابر، قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم، عن أكل البصل والكراث، فغلبتنا الحاجة، فأكلنا منها، فقال: من أكل من هذه الشجرة المنتنة، فلا يقربن مسجدنا، فإن الملائكة تأذى، مما يتأذى منه الإنس.

(صحيح مسلم: ۳۹۴/۱، حديث: ۵۶۳، كتاب المساجد)

⑬ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کے لئے نکلنا جائز نہیں، مسجد ہی میں کسی برتن میں دھولے۔(أحسن الفتاوىٰ: ۵۱۰/۴)(لیکن اگر اس کے لئے نکلا تو اعتکاف فاسد نہیں ہونا چاہئے،کہ اس میں نفل وضو کی طرح جہاں

شرعی ضرورتہے ،ایک گونہ طبعی ضرورت بھی ہے،مؤلف)

⑭قضائے حاجت کے لیے مسجد کے قریب کا بیت الخلاء چھوڑ کر اپنے گھر یا کسی متعلق کے گھر جائے تو گنجائش ہے اس سے اعتکاف فاسد نہ ہوگا،کیوں کہ بہت سی نفیس طبائع عوامی بیت الخلاء سے کراہت ووحشت محسوس کرتی ہیں ان کو اپنے گھر یا مخصوص صاف ستھرے بیت الطہارت کے سوا دوسری جگہ تسلی نہیں ہوتی پس یہ بشری/طبعی ضرورت میں داخل ہوگا۔ينبغي أن يخرج على القولين ما لو ترك بيت الخلاء للمسجد القريب وأتى بيته...وهذه لأن الإنسان قد لا يألف غير بيته رحمتي أي فإذا كان لا يألف غيره بأن لا يتيسر له إلا في بيته فلا يبعد الجواز بلا خلاف.(ردالمحتار:۲/۴۴۵)

⑮معتکف کا استنجاء کے بعد استبراء(نجاست کو اچھی طرح زائل کرنے)کے لیے چلنا/ٹہلنا جائز ہے،کہ یہ استنجاء کے تتمات میں سے ہے،اورضرورت کے تحت داخل ہے۔(مستفاد:ردالمحتار:۲/۴۴۵)

⑯معتکف رفع حاجت کے لیے نکلے اور بیت الخلاء خالی نہ ہو تو باہر انتظار کرسکتا ہے،اس سے اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔(أحسن الفتاوی:۴/۵۱۱)

⑰منجن مسواک وغیرہ کے لئے مستقلاً نکلنا جائز نہیں البتہ وضو کے ساتھ کرسکتا ہے۔(أحسن الفتاوی:۴/۵۱۰)

⑱نماز جنازہ کے لئے بھی نکلنا جائز نہیں،اعتکاف فاسد ہوجائے گا،البتہ اگر

استنجا کے لئے آتے جاتے راستے میں نماز جنازہ تیار ہوتو پڑھنے میں کوئی حرج نہیں (مریض کی عیادت کا بھی یہی حکم ہے)(بدائع الصنائع: ۲/ ۲۸۴)

⑲استنجا کے لئے آتے جاتے اگر (ٹھہرے بغیر) کسی کی خیر وخبر پوچھے یا عیادت کرے تو کوئی حرج نہیں (راستے میں بولنے سے اعتکاف فاسد نہ ہوگا جیسا کہ عوام میں مشہور ہے، البتہ اس کے لئے ٹھہرنا اور راستہ سے کسی اور جانب مڑنا جائز نہیں)(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ۴/ ۳۳۰)

⑳ کھانا لانے والا اگر کوئی نہ ہوتو کھانے کے لیے باہر نکلنا جائز ہے کہ یہ طبعی ضرورت ہے، لیکن اگر کوئی خدمت کے لیے موجود ہوتو نکلنا جائز نہیں۔ وقيل يخرج بعد الغروب للأكل والشرب. وينبغي حمله على ما إذا لم يجد من يأتي له به فحينئذ يكون من الحوائج الضرورية. (رد المحتار: ۳/ ۴۴۰)

㉑اس سے معلوم ہوا کہ حرم شریف میں اعتکاف کرنے والا - کہ اس کو کھانا اندر لانے کی اجازت نہیں ہوتی - قریبی ہوٹل میں یا باہر صحن میں جا کر کھالے تو اس کی گنجائش ہوگی، تاہم کھانے کے بعد وہاں بیٹھا نہ رہے بلکہ فارغ ہوتے ہی مسجد میں آجائے۔

㉒ مسجد کی چھت کی سیڑی اگر مسجد میں ہوتو چھت پر چڑھنا جائز ہے، ورنہ جائز نہیں (بلا ضرورت) مسجد سے باہر نکلنے کی وجہ سے اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔ (رد المحتار: ۳/ ۴۳۶)

㉓ مسجد کا صحن اگر مسجد میں داخل ہے تو اس میں جانا جائز ہے، ورنہ جائز نہیں

اعتکاف فاسد ہوجائے گا اور صحن مسجد میں داخل ہے یا نہیں اس میں بانی مسجد کی نیت کا اعتبار ہے۔(فتاویٰ دار العلوم: ٦/٥٠٧)

۲۴ معتکف اگر پلنگ پر سونا چاہے تو سو سکتا ہے جائز ہے، حدیث میں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اعتکاف کرتے تو آپ کے لئے مسجد میں استوانۂ توبہ کے پیچھے (فرش پر) بستر بچھایا جاتا، یا چارپائی رکھ دی جاتی۔(صحیح ابن خزیمہ، حدیث:٢٢٢٦)

۲۵ اگر ایسی مسجد میں اعتکاف کیا ہے جہاں جمعہ نہیں ہوتا، تو جمعہ پڑھنے کے لئے مسجد سے نکلنا جائز ہے، البتہ اس کو چاہئے کہ اس میں کم سے کم وقت صرف کرے، خطبہ سے اتنے پہلے پہنچے کہ تحیۃ المسجد پڑھ لے اور سنتیں ادا کرے اور جمعہ کی نماز کے بعد اتنی دیر ٹھہرے کہ چار رکعت یا چھ رکعت (علی اختلاف الروایت) سنتیں پڑھ لے اس سے زیادہ تاخیر مکروہ ہے، تاہم تاخیر سے اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ خرج في وقت يدركها مع سنتها يحكم في ذالك رأيه، ويستن بعدها أربعا أو ستا على الخلاف، ولو مكث أكثر لم يفسد لأنه محل له.(الدر المختار: ٣/٤٣٦)وفي البحر: في وقت يمكنه إدراكها وصلاة أربع قبلها وركعتان تحية المسجد الخ.(البحر الرائق: ٢/٥٢٧)

اگر معتکف دیہات میں ہو تو وہاں سے شہر میں جمعہ پڑھنے کے لئے جانا جائز نہیں۔(كفاية المفتي: ٤/٢٣٢)

۲۶ بیمار ہو تو ڈاکٹر کے پاس جانا مفسد ہے، یعنی اس سے اعتکاف فاسد

ہوجائے گا، تاہم عذر کی بنا پر گناہ نہ ہوگا (ایسی صورت میں ڈاکٹر کو مسجد میں بلا کر علاج کرلے اور ممکن حد تک اعتکاف فاسد نہ کرے) وكذا إذا خرج بعذر المرض إلاأنه لا يأثم. (تاتارخانية: ۴۴۶/۳)

۲۷ الیکشن میں ووٹ دینے کے لیے نکلا تو اعتکاف فاسد ہوجائے گا، کیوں کہ یہ معتبر ضرورت میں داخل نہیں۔ (مستفاد: ردالمحتار: ۴۳۸/۳)

۲۸ اگر بستی میں معتکف کے علاوہ کوئی اور شخص نماز جنازہ پڑھانے والا نہ ہو، یا میت کو صحیح غسل دینے والا نہ ہو، یا کسی گواہی کے لئے معتکف متعین ہو کہ اگر اس نے گواہی نہیں دی تو فلاں شخص کا حق مارا جائے گا، یا کسی مقدمہ میں جانے کی اس کو ضرورت پیش آئی، یا معتکف کا کوئی بہت قریبی رشتہ دار کا انتقال ہوگیا، یا کسی ڈوبتے یا جلتے ہوئے کو بچانے کی ضرووت پڑی؛ تو ان تمام صورتوں میں اگر معتکف مسجد سے باہر نکلا تو اس کا اعتکاف فاسد ہوجائے گا، مگر گنہ گار نہ ہوگا، بلکہ ان صورتوں میں نکلنا ضروری ہوجائے گا۔ (مستفاد: ردالمحتار: ۴۳۹/۳-۴۳۸؛ البحر الرائق: ۵۲۹/۲؛ مراقي الفلاح: ۷۰۳)

۲۹ لیکن اگر مسجد میں معتکف کی جان مال کا خطرہ ہو اور وہ دوسری مسجد میں بلا تاخیر منتقل ہوجائے تو اس سے اعتکاف فاسد نہ ہوگا، البتہ نکلنے کے بعد بلا وجہ تاخیر کی تو اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔ (أيضاً)

۳۰ جس شخص کے بدن سے بدبو آتی ہو اس کو مسجد میں اعتکاف اور نماز کے لیے آنا جائز نہیں، البتہ اگر بدبو خفیف ہو تکلیف دہ حد تک نہ ہو تو اس کو چاہیے کہ نماز کے

لئے دافع بدبو عطر وغیرہ لگا کر آئے۔(فتاویٰ رحیمیه:۲۱۲/۵)

ملحوظہ: جاننا چاہئے کہ اعتکاف فاسد ہونے کے متعلق مذکورہ تمام مسائل امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مسلک کے مطابق ہیں، یعنی بلا عذر مسجد سے نکلتے ہی اعتکاف فاسد ہوجاتا ہے، جب کہ صاحبین رحمہما اللہ کے مسلک کے مطابق اگر نصف یوم سے زیادہ باہر نہ رہے تو اعتکاف فاسد نہیں ہوتا۔ وهذا عند أبي حنيفة، وقالا: لا يفسد إلا بأكثر من نصف يوم وهو الاستحسان لأن في القليل ضرورة، كذا في الهداية، وهو يقتضي ترجيح قولهما، ورجح المحقق في فتح القدير قوله لأن الضرورة اللتي يناط بها التخفيف اللازمة أو الغالبة وليس هنا كذالك.(البحر الرائق:۵۲۹/۲) لہٰذا مجبوری کی حالت میں صاحبین کے مسلک پر عمل کیا جاسکتا ہے، مگر عام حالات میں امام اعظم کے مسلک کے مطابق ہی مسئلہ بتانا چاہئے۔(رحیمیه:۲۱۱/۵، تحفة الألمعي:۱۸۲/۳)

بوقت اعتکاف کسی کام سے نکلنے کا استثناء کرنا

اعتکاف کی نذر میں اگر نماز جنازہ، عیادت مریض اور مجلس علم میں حاضری وغیرہ کے لیے نکلنے کا استثناء کرے تو صحیح ہے اور نکلنا جائز ہے، بشرطیکہ نذر کی طرح استثناء بھی زبان سے کیا ہو، صرف دل کی نیت کافی نہیں۔(تاتارخانية:۴۱۲/۲)

مگر مسنون اعتکاف میں یہ نیت کی تو وہ نفل ہوجائے گا مسنون اعتکاف صرف وہی ہے جس میں کوئی استثناء نہ کیا ہو، اس میں (بلا ضرورت معتبرہ) نکلنا بہر صورت مفسد ہے۔(أحسن الفتاویٰ:۵۰۹/۴)

وہ چیزیں جو اعتکاف میں مکروہ ہیں اور جو مکروہ نہیں

① اعتکاف میں خاموش رہنا جب کہ اس کو عبادت سمجھے مکروہ تحریمی ہے، اگر عبادت نہ سمجھے بلکہ استراحت کے لیے خاموش رہے تو مکروہ نہیں (لیکن زبان کے گناہوں سے خاموش رہنا تو واجب ہے اور بڑی عبادت ہے) ويكره تحريما صمت إن اعتقده قربة وإلا لا لحديث " من صمت نجا " ويجب أي الصمت كما في غرر الأذكار عن شر لحديث "رحم الله امرأ تكلم فغنم أو سكت فسلم" وتكلم إلا بخير وهو ما لا إثم فيه. (الدر المختار: ۲۴۴۹)

② اعتکاف میں عقد تجارت مکروہ ہے، خواہ سامان تجارت وہاں حاضر کرے یا نہ کرے، کیوں کہ معتکف دنیا سے کٹ کر اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے، اس کو دنیا کا کوئی شغل نہیں رکھنا چاہئے۔ پھر سامان کو حاضر کرنے میں کراہت زیادہ ہے بنسبت حاضر نہ کرنے کے۔ (قوله فلو لتجارة كره) أي وإن لم يحضر السلعة واختاره قاضي خان ورجحه الزيلعي لأنه منقطع إلى الله تعالى فلا ينبغي له أن يشتغل بأمور الدنيا بحر. (رد المحتار: ۲/۴۴۹-۴۴۸)

③ معتکف کا اپنی ضرورت کے لیے کھانا یا مسواک یا کوئی ضروری کپڑا وغیرہ خریدنے میں مضائقہ نہیں، کیوں کہ اس میں ضرورت ہے، اور اس لیے کہ یہ تھوڑا سامان ہے جس سے کوئی خاص شغل ہو کر خلل نہ ہوگا۔ وفي البحر وأفاد إطلاقه أن إحضار ما يشتريه ليأكله مكروه، وينبغي عدم الكراهة كما لا يخفى اهـ أي لأن إحضاره ضروري لأجل الأكل ولأنه لا شغل به لأنه يسير. وقال أبو

السعود نقل الحموي عن البرجندي أن إحضار الثمن والمبيع الذي لا يشغل المسجدجائزاه.(ردالمحتار:۴۴۹/۲)

④ معتکف حکیم یا ڈاکٹر ہوتوکسی کا علاج کرنے میں حرج نہیں،لیکن باقاعدہ مطب کھول کر بیٹھ جانا کہ لوگوں کا ہجوم رہے مکروہ ہے۔(مستفاد:هندية: ۱/ ۲۱۳؛ردالمحتار:۴۴۹/۲)

⑤ معتکف کا استنجاء وغیرہ کے لیے آتے جاتے راستے میں لوگوں کوسلام کرنا اورخیرخبر پوچھنا درست ہے (جیساکہ بیان ہوا)اس کومفسد یامکروہ سمجھنا غلط ہے، البتہ اس کے لیے ٹھہرنا صحیح نہیں اس سے اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔

⑥ مسجد میں اس طرح سروغیرہ دھونا یا کنگھی کرنا کہ مسجد آلودہ ہومکروہ ہے۔

⑦ اعتکاف کی حالت میں عورت سر میں کنگھی کرسکتی ہے اورتیل لگاسکتی ہے، حرج نہیں۔

⑧ اسی طرح معتکف ناخن کاٹنا چاہےتو کاٹ سکتا ہے، بلاکراہت جائز ہے، معتکف کا حکم محرم کی طرح نہیں ہے، تاہم مسجد کی صفائی کا خیال رکھنا ضروری ہے، ناخن کورومال وغیرہ میں کاٹے پھرباہر پھینک دے۔

بلکہ افضل یہ ہے کہ اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے ہی ہرطرح کی جسمانی وضع قطع کوصحیح اوردرست کرلے اورصاف ستھرا ہوکردربارخداوندی میں حاضری دے۔

⑨ مسجد میں ایسا تمباکو کھانا جس میں بدبو ہومکروہ ہے؛بغیر بوکا یا خوشبودار ہوتو حرج نہیں۔

⑩ اعتکاف میں موبائل کا غیر ضروری استعمال مکروہ ہے (افسوس آج کل یہ وبا اس قدر عام ہے کہ اس نے دیگر بے شمار نقصانات کے ساتھ مقصد اعتکاف کو بھی تباہ کر کے رکھ دیا ہے، معتکف کو چاہئے کہ اعتکاف کے وقت موبائل گھر چھوڑ دے، یا اگر ضرورت ہی ہو تو حتی الامکان سادہ موبائل بغیر نیٹ والا استعمال کرے)

⑪ اگر انتظامیہ کی جانب سے موبائل کو چارج کرنے کی صراحتاً یا دلالتاً اجازت ہو اور واقفین یا چندہ دہندگان کو بھی کوئی اعتراض نہ ہو تو (بوقت ضرورت) چارج کرنے میں حرج نہیں، تاہم مسجد کو اس کے بدل کچھ رقم عطیہ کر دینا احتیاط کی بات ہے۔

منذور اعتکاف کی باعتبار رات اور دن مختلف صورتیں

تمہید: یہاں پہلے کچھ باتیں بطور ضوابط ملاحظہ فرمائیں:

اول: ایام (دِنوں) کو جب تثنیہ یا جمع کے صیغے کے ساتھ ذکر کرے تو اس میں راتیں بھی شامل ہوں گی، مگر یہ کہ نیت میں راتوں کا استثناء کر دے۔

دوم: اسی طرح لیالی یعنی راتوں کو تثنیہ یا جمع کے صیغے کے ساتھ ذکر کرے تو اس میں دن بھی خود بخود شامل ہوں گے، مگر یہ کہ دنوں کا استثناء کر دے۔

سوم: رات یا دن کو جب واحد ذکر کرے یعنی ایک ہی دن یا ایک ہی رات کی منت مانے تو اس میں اس کا مد مقابل داخل نہ ہوگا، مگر یہ کہ شمول کی نیت کرے۔

چہارم: تنہا رات کی نیت صحیح نہیں، کیوں کہ رات روزے کا محل نہیں۔

اب اس سلسلے کی مختلف صورتوں کے احکام ملاحظہ فرمائیں:

① اگر صرف ایک دن کے اعتکاف کی نذر کی تو صرف ایک دن کا اعتکاف

واجب ہوگا، صبح صادق سے غروب تک۔

لیکن اگر دن رات دونوں کی نیت کی تو دونوں کا واجب ہوگا۔ ولو نذر اعتكاف يوم لم يدخل الليل، كذا في الفتح. (هنديه: ۲۱۴/۱) أما لو نذر اعتكاف اليوم و نوى الليلة معه لزماه. (ردالمحتار: ۴۳۱/۳)

② اگر صرف ایک رات کے اعتکاف کی نذر کی تو یہ صحیح نہیں کچھ لازم نہ ہوگا۔

لیکن اگر رات بول کر دن مراد لیا تو ایک دن (صبح صادق سے غروب تک) کا اعتکاف لازم ہوگا۔ (فلو نذر اعتكاف ليلة لم يصح) وإن نوى معها اليوم لعدم محليتها للصوم أما لو نوى بها اليوم صح والفرق لا يخفى. (الدر المختار: ۴۴۲/۲)

③ اگر دو یا زیادہ دن کے اعتکاف کی نذر کی تو دن رات دونوں کا اعتکاف کرنا ہوگا۔

لیکن اگر راتوں کا استثنا کیا اور محض دنوں کی نیت کی تو صرف دنوں کا اعتکاف واجب ہوگا۔

④ اگر دو دن یا اس سے زیادہ راتوں کے اعتکاف کی نذر کی تو دن رات دونوں کا اعتکاف لازم ہوگا۔

لیکن اگر صرف راتوں کی نیت کی (اور دن کا استثنا کیا) تو کچھ واجب نہ ہوگا، کیوں کہ راتیں روزے کا محل نہیں ہیں۔

⑤ اگر دو یا زیادہ دنوں کی نذر کی اور نیت صرف رات کی تھی تو دن رات دونوں

کا اعتکاف واجب ہوگا۔

(۳-۴-۵) وهاهنا أصلان: أحدهما، أنه إذا ذكر الأيام بلفظ الجمع أو التثنية يتناول ما بإزائها من الليالي وكذا الليالي يتناول ما بإزائها من الأيام، فلو نذر اعتكاف ثلاثة أيام أو أكثر أو يومين أو ثلاث ليال أو أكثر أو ليلتين لزمه الأيام بلياليها والليالي بأيامها إن لم يكن له نية -فإن نوى بالأيام الأيام خاصة وبالليالي الليالي خاصة صحت نيته ويلزمه في الأيام اعتكاف الأيام دون الليالي ولا شيء عليه في الليالي هكذا في البدائع ...وثانيها: متى لم يدخل في وجوب اعتكافه الليل جاز له التفريق الخ (هنديه: ۱/ ۲۱۳- تاتارخانیه: ۲/ ۴۱۵)

⑥ اگر دو یا زیادہ راتوں کی نذر کی اور نیت صرف دنوں کی تھی تو صرف دنوں کا اعتکاف لازم ہوگا۔ أما لو نوى بها اليوم صح. (الدر المختار: ۳/ ۴۳۱)

اعتکاف کی قضا

① ہر دن کا اعتکاف مستقل عبادت ہے جیسے نماز کا شفعہ، پس اگر کوئی اعتکاف کو فاسد کردے تو اس پر ایک ہی دن کی قضا واجب ہوگی، تمام دنوں کی نہیں، یہی قول مفتی بہ ہے۔

مگر امام ابو یوسف کے نزدیک مسنون اعتکاف میں پورے دس دن کی قضا واجب ہوگی، امام ابن الہمام کا رجحان بھی یہی ہے، اس لیے احتیاطاً پورے عشرہ کی کوئی قضا کرتا ہے تو یہ بہتر ہے، تاہم ضروری نہیں۔ (رد المحتار: ۳/ ۴۳۳)

②اور نفل اعتکاف میں اگر کوئی تعیین نہ ہو تو مسجد سے نکلتے ہی اعتکاف مکمل ہوجائے گا(ٹوٹے گا نہیں)لہٰذا اس کی کوئی قضا واجب نہ ہوگی۔

③قضا اعتکاف میں روزہ شرط ہے،لیکن اگر کوئی رمضان میں قضا کرے تو وہی روزہ کافی ہوگا،بلکہ رمضان کے قضا روزے میں بھی اعتکاف کی قضا کی جاسکتی ہے۔

④البتہ منذور اعتکاف میں یہ تفصیل ہے کہ اگر معین رمضان میں اعتکاف کی نذر مانی ہو تو اس کو اس رمضان کے روزیں کافی ہوں گے،اور اگر اس رمضان میں اعتکاف نہ کرسکا تو اسی رمضان کے قضا روزوں کے ساتھ بھی کرسکتا ہے،ورنہ مستقل نفل روزہ کے ساتھ اعتکاف کرنا ہوگا،دوسرے رمضان میں یا اس کی قضا میں یا واجب آخر میں یہ اعتکاف صحیح نہ ہوگا۔وإن لم يعتكف رمضان المعين قضى شهرا غيره بصوم مقصود لعود شرطه إلى الكمال الأصلي فلم يجز في رمضان آخر ولا في واجب سوى قضاء رمضان الأول لأنه خلف عنه.(الدر المختار:۳/۴۴۳)

⑤اور اگر غیر معین اعتکاف کی نذر کی ہو تو اس کے لئے مستقل روزے رکھنے ہوں گے،رمضان کے ادا روزوں کے ساتھ بھی کیا جاسکتا ہے،مگر رمضان کا قضا روزہ کافی نہ ہوگا۔أن النذر كان موجبا للصوم المقصود ,ولكن سقط لشرف الوقت ولما لم يعتكف في الوقت صار ذالك النذر بمنزلة نذر مطلق عن الوقت فعاد شرطه إلى الكمال بأن وجب الاعتكاف بصوم مقصود لزوال المانع وهو رمضان.(ردالمحتار:۳/۴۴۳)

قضا کا طریقہ

کسی وجہ سے اعتکاف فاسد ہوجائے مثلاً عورت کو مسنون اعتکاف میں حیض آگیا تو روزے کے ساتھ ایک دن کا اعتکاف کرے اس طرح کہ: اگر رات میں اعتکاف ٹوٹا ہے تو رات دن دونوں کی قضا کرے، پس مغرب سے پہلے نیت کر کے اعتکاف میں بیٹھ جائے اور دوسرے دن مغرب کے بعد اعتکاف ختم کردے؛ اور اگر اعتکاف دن میں ٹوٹا ہے تو صرف دن کی قضا کرے، اس صورت میں صبح صادق سے پہلے شروع کر کے غروب آفتاب تک اعتکاف کرے۔ (احسن الفتاویٰ: ۴/ ۵۱۱)

رمضان ہی میں حیض بند ہوگیا اور گنجائش ہے تو اسی رمضان میں بھی اعتکاف کیا جاسکتا ہے، رمضان کے قضا روزے میں بھی کیا جاسکتا ہے، بلکہ آئندہ سال کے رمضان میں بھی ہوسکتا ہے مگر بلا وجہ تاخیر نہ کرے، اور مستقل نفل روزے کے ساتھ تو بدرجہ اولیٰ جائز ہے۔ (مستفاد: ردالمحتار: ۳/ ۴۴۳)

****

تمت بالخیر

اللّٰهم تقبله منا كما تقبلت من عبادك المقربين الصالحين. وصل وسلم على سيدنا محمد صاحب المعجزات والآيات الواضحات وعلى آله وأصحابه السادات وزوجاته الطاهرات وعلى التابعين والعلماء العاملين الأثبات لا سيما إمامنا الأعظم وأصحابه الأئمة الثقات، سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين.